# 7 ستمبر 1974ء

## قادیانیوں کے خلاف پارلیمنٹ کے تاریخی فیصلے کی سپریم کورٹ سے توثیق

محمد متین خالد

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً دوسو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس بات پر ایمان ''عقیدۂ ختم نبوت'' کہلاتا ہے۔ ختم نبوت اسلام کا متفقہ، اساسی اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں شکوک وشبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاعِ ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ سب سے اوّل نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار ہمیشہ تاویلات اور جھوٹی باتوں کو بنیاد بنا کر دین اسلام میں تبدیلی وتحریف کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ منکرینِ ختم نبوت اپنی شپرہ چشمی کو آفتاب، کج فہمی کو دلیل، بکائن کو انگور، زہر کو امرت، ظلمت کو اُجالا اور پیتل کو زرِ خالص تسلیم کروانے پر مُصر رہے مگر امت مسلمہ نے دین اسلام میں ذرا سی بھی تبدیلی، تحریف یا کمی بیشی کو گوارا نہ کیا۔ بلکہ ہر قسم کے مشکل اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے دل وجان سے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی اور منکرینِ ختم نبوت کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ منکرین ختم نبوت ٹانک وائن کی بدمستی میں ختم نبوت کا چراغ پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک سازشیں کرتے رہے مگر نورِ ایمان کے حامل مجاہدینِ ختم نبوت نے جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے خلاف ناقابل فراموش سرفروشی اور جانثاری کے ایسے ایمان پرور مناظر پیش کیے جس سے نہ صرف حق کا سر بلند ہوا بلکہ منکرین ختم نبوت کو ان کے مکروہ عزائم سمیت ملیامیٹ کر دیا۔

موجودہ دور میں منکرینِ ختم نبوت کا گروہ فتنۂ قادیانیت کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس فتنہ کا بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے انگریزوں کے اشارے پر قادیان (گورداسپور، بھارت) میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر

سلطنت برطانیہ کی سرپرستی میں اپنی بھونڈی تاویلات اور تحریفات کے ذریعے امت محمدیہ کے مستحکم قلعہ میں شگاف ڈالنے اور ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک سازشیں کیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور شعائر اسلامی کی توہین بھی شروع کر دی۔ اسلام اور اس کی مقدس شخصیات کے خلاف قادیانیوں کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کو اکٹھا کیا جائے تو کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کی جانے والی بعض گستاخیاں ایسی ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ ربوہ کے قادیانی قبرستان میں ہر قبر پر لکھا ہوا ہے کہ یہ مردہ اور اس کی ہڈیاں یہاں امانتاً دفن ہیں' حالات سازگار ہونے پر اکھنڈ بھارت کے قیام اور پاکستان کے انہدام کے بعد انھیں قادیان (بھارت) منتقل کیا جائے گا، ربوہ میں قادیانی لیٹرینوں پر ''کلمہ طیبہ'' لکھا جاتا ہے...... (نعوذ باللہ) جہاں علی الاعلان آنجہانی مرزا قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' کہہ کر پیش کیا جاتا ہے...... تحریف شدہ قرآن مجید شائع کر کے پوری دنیا میں پھیلائے جاتے ہیں...... مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم کو ''ام المومنین'' کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)...... ربوہ...... جہاں کوئی غیر قادیانی (مسلمان) حتیٰ کہ صدر مملکت بھی مطلق العنان ''خلیفہ'' کی اجازت حاصل کیے بغیر داخل نہ ہو سکتا تھا...... جہاں ''ریاست اندر ریاست'' قائم تھی' جس کا اپنا ایک سیاسی نظام ہے' جن کے اپنے اسٹام پیپرز' بینک' دار القضاۃ (تھانہ)' کیلنڈر (مہینوں کے نام وغیرہ) ہیں۔ جہاں خلافت کے نام پر ایک آمرانہ نظام وضع کیا گیا ہے' جس کی چیرہ دستیوں سے حق کا متلاشی کوئی قادیانی محفوظ نہ ہے...... ''مربیان'' کی اکثریت پیٹ کی مجبوریوں کی وجہ سے ذلت اور خواری پر مجبور ہے' جہاں مذہب کے نام پر تجارت ہوتی ہے...... جہاں جنت اور دوزخ کے نام پر لوگوں کو بے وقوف بنایا جاتا ہے' ربوہ جسے ''ویٹیکن سٹی'' بنانے کی ناکام کوشش کی گئی، جہاں سے ان کا اپنے مرکز حیفہ (اسرائیل) سے براہ راست رابطہ برقرار رہتا ہے' جہاں ریٹائرڈ قادیانی فوجی افسروں پر مشتمل ''فرقان فورس'' اور ''خدام الاحمدیہ'' ایسی تربیت یافتہ تنظیمیں پاکستان دشمن طاقتوں کے ایماء پر ملکی امن و امان غارت کرنے کے لیے ہر وقت تخریبی سازشوں کے جال بنتی رہتی ہیں...... جہاں خلیفہ سے معمولی اختلاف کرنے والے ''گستاخ'' کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے' جہاں 1967ء میں سقوط بیت المقدس' 1971ء میں سقوط ڈھاکہ' 1974ء میں شاہ فیصل کی شہادت' 1979ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی سزائے موت' 1988ء میں جنرل ضیاء الحق اور پاک افواج کے دیگر اعلیٰ افسران کی اجتماعی شہادت' 1998ء میں بھارتی ایٹمی دھماکوں اور دسمبر 2001ء میں افغانستان پر امریکی قبضہ کی خوشی میں تمام قادیانیوں نے جشن منایا۔ جہاں قادیانی جلسوں میں (نعوذ باللہ) ''احمدیت زندہ باد''...... ''محمدیتؐ مردہ باد''...... ''مرزا قادیانی کی جے''...... کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ جہاں پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ایئر مارشل ظفر چودھری نے جہازوں کی ایک ٹولی کی قیادت کرتے ہوئے 1973ء میں قادیانی جلسہ میں اپنے ''خلیفہ'' مرزا ناصر کو سلامی دی تھی' اس موقع پر قادیانی خلیفہ نے اپنے پیروکاروں کو خوشخبری دی کہ ''پھل پک چکا ہے...... جلد ہی ہماری جھولی میں گرنے والا ہے''...... علیٰ ہذا القیاس ربوہ میں اس اسلام اور پاکستان کے خلاف بہت زیادہ سازشیں تیار ہوتی ہیں۔

قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی بناء پر ملک کی منتخب جمہوری حکومت نے متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974 کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق (2)160 اور (3)260 میں اس کا اندراج کر دیا۔ جمہوری نظامِ حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ دنیا کی تاریخ کا واحد واقعہ ہے کہ حکومت نے فیصلہ کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے کا پورا پورا موقع دیا۔ یحییٰ بختیار کی جرح کے دوران مرزا ناصر احمد نے اپنے ان تمام مذہبی عقائد کو تسلیم کیا جس پر پوری امت مسلمہ کو قادیانیوں سے نہ صرف شدید اختلاف ہے بلکہ وہ اسے، اپنے مذہب میں مداخلت بھی سمجھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے ان عقائد کی سر عام تبلیغ و تشہیر کی وجہ سے ملک عزیز میں کئی بار لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی پیدا ہوئی۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ قادیانی، پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرنے سے یکسر انکاری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی حکومت ، پارلیمنٹ یا کوئی اور ادارہ انہیں ان کے عقائد کی بناء پر غیر مسلم قرار نہیں دے سکتا بلکہ اُلٹا وہ مسلمانوں کو کافر اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم نہیں کرتے۔

قادیانی آئینی طور پر غیر مسلم ہونے کے باوجود بھی سر عام شعائر اسلامی کی بے حرمتی اور اپنے باطل مذہب کی تبلیغ و تشہیر کرتے رہے۔ چنانچہ اس سے روکنے کے لیے 26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانی اپنے مذہب کے لیے اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔ اس سلسلہ میں تعزیرات پاکستان میں دفعہ 298/B کا 298/C کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کو بطور اسلام پیش کر سکتا ہے اور نہ ہی شعائر اسلامی کا استعمال کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ 3 سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ قادیانیوں نے اس پابندی کو وفاقی شرعی عدالت، لاہور ہائی کورٹ، کوئٹہ ہائی کورٹ وغیرہ میں چیلنج کیا جہاں انھیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بالآخر قادیانیوں نے پوری تیاری کے ساتھ سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی کہ انھیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں اطراف سے دلائل و براہین دیے گئے۔ اصل کتابوں سے متنازع ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سپریم کورٹ کے یہ جج صاحبان کسی دینی مدرسہ یا اسلامی دار العلوم کے مفتی صاحبان نہیں تھے بلکہ انگریزی قانون پڑھے ہوئے تھے۔ ان کا کام آئین و قانون کے تحت انصاف مہیا کرنا ہوتا ہے۔ فاضل جج صاحبان نے جب قادیانی عقائد پر نظر دوڑائی تو وہ لرز کر رہ گئے۔ فاضل جج صاحبان کا کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جبکہ دھوکہ دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ ہی اس سے کسی کے حقوق سلب ہوتے ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ ظہیر الدین بنام سرکار، (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C کے تحت 3 سال قید کا مستوجب ہے۔ اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی

فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ خود سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اپنے نافذ العمل فیصلہ میں لکھا:

> ''ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔'' (''صحیح بخاری'' ''کتاب الایمان''، ''باب حب الرسول من الایمان'') کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا دل آزار مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟ اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا علانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ''رشدی'' (یعنی رسوائے زمانہ گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی جس نے شیطانی آیات نامی کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے حد توہین کی) تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی سرعام کسی بلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ علانیہ رسول اکرمؐ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقض امن عامہ کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہو سکتا ہے۔''...... ''ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب بنا رکھے ہیں۔'' (ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718ء)

افسوس ہے کہ قادیانی آئین میں دی گئی اپنی حقیقت کو ماننے سے انکاری ہیں اور سپریم کورٹ کے فیصلے کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اس صورتحال میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے تا کہ ملک بھر میں کہیں بھی لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا نہ ہو۔ حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ قانون پر عملدرآمد ہی اصل قانون ہے۔